بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

سلسلۂ اشاعت ۱۰۵ رجب ۱۴۰۶ھ

سلیمان صاحب اور ان کا علم ان کی اپنی تحریرات کے آئینہ میں

سلیمان صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث سکھر نے جماعت المسلمین کے خلاف چند پمفلٹ شائع کئے ہیں۔ ان پمفلٹوں کا لفظ بہ لفظ جواب دینا تو ہمارا مقصد نہیں اور نہ ہمارے پاس اتنا فاضل وقت ہے کہ ہم تفصیل سے ان کا جواب دیں تاہم اجمالی طور پر ہم ان کی چند تحریرات پیش کر کے قارئین کرام کو بتانا چاہتے ہیں کہ وہ علم و دیانت کے کس مقام پر کھڑے ہیں۔

(۱) سلیمان صاحب لکھتے ہیں :-

جماعت المسلمین کا کوئی مذہب نہیں۔

اس سرخی کے بعد وہ ہمارے پمفلٹ "تبلیغی نصاب اور شرک" کے صـ۲۲ کے حوالے سے لکھتے ہیں :-

"جو شخص بھی جماعت المسلمین میں شامل ہوتا ہے وہ صرف مسلم ہوتا ہے۔ نہ اس کا کوئی مسلک ہوتا ہے، نہ کوئی مذہب، نہ کوئی مکتب فکر ہوتا ہے اور نہ کوئی فرقہ وارانہ فقہ"

(جماعت المسلمین کی کہانی مصنفہ سلیمان صاحب صـ۸)

جواب سلیمان صاحب نے ہمارے پمفلٹ کی مندرجہ بالا عبارت کے آگے والی عبارت چھوڑ دی جو درج ذیل ہے :۔

"اُس کا تو بس دین ہوتا ہے اور وہ دین اسلام ہوتا ہے۔ وہ صرف قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے احکام کا پابند اور توحید اور سنّت پر گامزن ہوتا ہے۔" (تبلیغی نصاب اور شرک ص۲۲)

قارئین کرام خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ سلیمان صاحب نے مذکورہ بالا عبارت کیوں نقل نہیں فرمائی۔

(۲) سلیمان صاحب اپنے ایک اشتہار میں لکھتے ہیں :۔

۱۳۔ تَلزَم کا معنیٰ کیا ہے۔ لازم پکڑو (اسٹیکر جماعت المسلمین) حالانکہ تلزم واحد مذکر حاضر ہے جس کے معنیٰ ہیں لازم پکڑ تو ایک مرد۔

۱۴۔ فَاعْتَزِل کا معنیٰ کیا ہے کہ علیحدہ رہو (اسٹیکر جماعت المسلمین) حالانکہ عربی کا ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے فَاعْتَزِلْ واحد مذکر حاضر ہے جس کے معنیٰ ہیں علیحدہ رہ۔

حدیث نبوی کے ان دونوں لفظوں کا ترجمہ صحیح کر لیا جاتا تو فرد واحد بنتا اور یہ حدیث جماعت پر چسپاں نہ ہوتی اس لئے ارشاد نبوی کے الفاظ کا ترجمہ بدل دیا گیا۔

(ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تحریفات و تصریفات مصنفہ سلیمان صاحب)

جواب معمولی اردو جاننے والا بھی اس بات کو جانتا ہے کہ اردو میں عموماً واحد مخاطب کے لئے "تم" ہی استعمال ہوتا ہے نہ کہ تو۔ افسوس ہے کہ سلیمان صاحب اس بات سے ناواقف ہیں اور تحریف کا الزام لگا رہے ہیں۔

سلیمان صاحب سے چند سوال اگر ہزاروں مسلم فرداً فرداً فرقوں سے علیحدہ ہو جائیں تو وہ جماعت بنا کر رہیں یا علیحدہ علیحدہ؟ اگر جماعت بناتے ہیں تو بقول اُن کے حدیث کی خلاف ورزی ہوگی اور اگر نہیں بناتے تو

فتنے قیامت تک دندناتے رہیں گے۔ کیا سلیمان صاحب کو یہ چیز پسند ہے؟ کیا سلیمان صاحب کو اعلائے کلمۃ الحق پسند نہیں؟ کیا اسلام اجتماعی زندگی کا تقاضا کرتا ہے یا بھیڑ بکری کی طرح انفرادی زندگی کا؟

(۳) سلیمان صاحب لکھتے ہیں :۔

مسعود صاحب بحوالہ نسائی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ کے بعد لکھتے ہیں : اَحْسَنُ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰہِ وَ اَحْسَنُ الْھُدٰی ھَدْیُ مُحَمَّدٍ (دعوات المسلمین)

حالانکہ نسائی میں یہ دعاء اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ کے بعد نہیں بلکہ الصلوٰۃ علی النبی (درود شریف) کے بعد ہے۔ نسائی شریف صفحہ ۱۹۳ جلد ۱ مشکوٰۃ صفحہ ۸۸ جلد ۱ یعنی محدثین کے ہاں تشہد پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ تشہد میں درود شریف کے بعد یہ دعاء پڑھی جائے، جس جگہ مسعود صاحب نے یہ دعاء لکھی ہے اس جگہ اس دعاء کو پڑھنے کا محدثین میں سے کوئی بھی قائل نہیں۔ یہ مسعود صاحب کی حدیث نبوی میں کھلی تحریف ہے۔ (تحریف احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مصنفہ سلیمان صاحب ص۵)

جواب ہم اس حدیث کو مع باب کے ذیل میں نقل کر رہے ہیں :۔

نوع اٰخر من الذکر بعد التشھد۔ اخبرنا عمرو بن علی قال حدثنا یحیٰی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی صلوٰتہ بعد التشھد: احسن الکلام کلام اللہ واحسن الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (نسائی مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ دہلی ۱۳۵۰ھ جلد اوّل ص۱۴۷)

قارئین کرام باب میں بھی "بعد التشھد" کے الفاظ اور حدیث کے متن میں بھی "بعد التشھد" کے خط کشیدہ الفاظ پر غور فرمائیں اور فیصلہ فرمائیں کہ یہ دعاء تشہد کے بعد ہے یا درود شریف کے بعد۔ امام نسائی

جیسے محدث نے باب میں نقل کیا کہ یہ دعا، تشہد کے بعد ہے لیکن سلیمان صاحب فرماتے ہیں کہ "محدثین میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں"۔ اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ محدثین میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں تو حدیث کے متن میں تو یہ چیز موجود ہے اور وہی حقیقت میں دلیل ہے۔

قارئین کرام فیصلہ فرمائیں کہ اس دعا، کو درود شریف کے بعد لکھ کر تحریف کس نے کی؟

سلیمان صاحب نے اسأل اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار کی طرف اشارہ کیا ہے لیکن اس حدیث کے متعلق امام نسائیؒ کا فیصلہ ہے: "والحدیث خطأ" (نسائی جلد اول ص۱۴۲) کیونکہ بقول امام نسائی یہ حدیث خطأ ہے لہذا ہم نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو ہم اس کو بھی اپنی دعا، میں شامل کرتے اور ضرور کرتے۔

(۴) سلیمان صاحب لکھتے ہیں کہ ہم نے بعض آیات کا ترجمہ غلط کیا ہے۔ مثال کے طور پر ہم نے وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ کا ترجمہ "اللہ ہر چیز پر حاضر و ناظر ہے" کیا ہے۔ سلیمان صاحب کہتے ہیں: یہ ترجمہ غلط ہے (قرآن مجید کی توہین مصنفہ سلیمان صاحب ص۳)

جواب | اہلحدیث کے مسلمہ بزرگ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی اس آیت کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔

"اور اللہ اوپر ہر چیز کے حاضر ہے"

(ترجمہ سورۃ بروج آیت ۵۔ قرآن مجید مترجم پانچ ترجمہ والا مطبوعہ اقبال پرنٹنگ ورکس دہلی ص۷۷۹)

اب معلوم نہیں سلیمان صاحب شاہ رفیع الدین صاحب کے متعلق کیا کہیں گے۔

شاہ ولی اللہ صاحب کا ترجمہ | اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاللّٰہُ شَہِیْدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ ۝ و خدا حاضر است بر آنچہ می کنید

(آل عمران - ۹۸)

سلیمان صاحب بتائیں کیا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بھی تحریف کی؟

سلیمان صاحب کا کہنا ہے کہ "شہید" کا ترجمہ گواہ ہے نہ کہ حاضر ناظر۔ وہ ذرا غور کرتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ کسی واقعہ کا گواہ صرف اُسی حالت میں گواہ ہو سکتا ہے جبکہ وہ اس واقعہ کی جائے وقوع پر حاضر ہو اور اُسے دیکھ رہا ہو یعنی اس واقعہ کا ناظر ہو۔

المنجد میں ہے "(الشَّهِيد والشَّهِيد) الشاهد" (المنجد ص۴۱۷) المنجد ہی میں یہ بھی ہے کہ "الشاهد" شهد يشهد شهودًا سے اسم فاعل ہے۔ "شَهِدَهٗ" کے معنٰی "حضره" (اس پر حاضر ہوا) "شَهِدَ الشَّیْءَ" کے معنٰی ہیں "عَایَنَہٗ" (اس کو دیکھا) (المنجد ملخصًا)

المنجد سے ثابت ہوا کہ "شاہد" کے معنٰی "حاضر ناظر" ہیں اور کیونکہ "شاہد" اور "شہید" ہم معنٰی ہیں لہذا "شہید" کے معنٰی بھی "حاضر ناظر" ہوئے۔

لغت کی دوسری مشہور کتاب محیط المحیط میں ہے :-

شهد المجلس يشهده شهودًا حضره واطلع عليه وعاينه وشهد الجمعة ادركها فهو شاهد (ص۴۸۵) یعنی "شہود" کے معنٰی حاضر ہونا، مطلع ہونا اور دیکھنا ہیں لہذا "شاہد" کے معنٰی حاضر ناظر ہوئے۔

اسی کتاب میں ہے "الشَّهِيد والشَّهِيد الشاهد والامين في شهادته (ص۴۸۶) یعنی "شہید" کے معنی شاہد اور شہادت میں امانتدار کے ہیں اور شاہد کے معنی صاحب محیط نے پہلے ہی بتا دیئے ہیں یعنی حاضر ناظر (اوپر بیان کردہ عبارت ملاحظہ فرمائیں)۔ صاحب محیط آگے لکھتے ہیں : الشهيد في الاصل من الشهود اي الحضور او من الشهادة اي الحضور مع المشاهدة بالبصر او البصيرة (محیط المحیط ص۴۸۶) یعنی "شہید" اصل میں "شہود" سے (نکلا) ہے یعنی حاضر ہونا (سے نکلا ہے) یا "شہادۃ" سے (ماخوذ) ہے یعنی آنکھ کے مشاہدہ یا بالبصیرۃ کے ساتھ حاضر ہونا (سے ماخوذ ہے)۔

قرآن مجید سے "شہید" کے معنی "حاضر" ہونے کا ثبوت

(۱) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَ اِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ○
(النسآء - ۷۲)

اور تم میں کوئی (کوئی) ایسا (منافق) بھی ہے (جس نے قسم کھالی ہے) کہ (وہ جہاد میں جانے سے) ضرور پیچھے ہٹ رہے گا پھر اگر تم پر (کوئی) مصیبت آپڑے تو کہنے لگے کہ خدا نے مجھ پر (بڑا ہی) احسان کیا کہ میں ان (مسلمانوں) کے ساتھ موجود نہ تھا۔
(مشہور اہلحدیث عالم ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کا ترجمہ)

آیت مذکورہ کی خط کشیدہ عبارت کے مزید ترجمے :-

۱. کہ نبودم با ایشاں حاضر (ترجمہ شیخ سعدی)
۲. چوں نبودم حاضر با ایشاں (ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب)
۳. نہ ہوا میں ساتھ ان کے حاضر (ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب)
۴. میں ان لوگوں کے ساتھ حاضر نہ ہوا (ترجمہ اشرف علی تھانوی)

(۲) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ (البقرۃ - ۱۳۳)

بھلا کیا تم اُس وقت موجود تھے جب یعقوب کے سامنے موت آکھڑی ہوئی (ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد)

آیت مذکورہ کے مزید ترجمے :-

۱. آیا شما حاضر بودید آں ہنگام کہ آمد یعقوب را مرگ او
(ترجمہ شیخ سعدی)
۲. آیا حاضر بودید آنگاہ کہ پیش آمد یعقوب را موت
(ترجمہ شاہ ولی اللہ)

۳۔ کیا تھے تم حاضر جس وقت آئی یعقوب کو موت
(ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب)

۴۔ کیا تم (اس وقت) موجود تھے جس وقت یعقوب علیہ السلام کا آخری وقت آیا (ترجمہ اشرف علی تھانوی)

الغرض قرآن مجید، شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ رفیع الدین صاحب وغیرہ کے تراجم اور لغت کی کتابوں سے ثابت ہوگیا کہ "شہید" کے معنیٰ "حاضر" ہیں۔ سلیمان صاحب کو اس ترجمہ پر غالباً اس لئے اعتراض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو حاضر نہیں مانتے، غائب مانتے ہیں۔

واضح رہے کہ ہم نے بعض مقامات پر قرآن مجید کی آیات کو استشہاداً پیش کیا ہے۔ ترجمہ نہیں کیا۔ سلیمان صاحب یہ تاثر دے رہے ہیں کہ ہم نے ترجمہ غلط کیا ہے۔

(۵) ہماری کسی پرانی تحریر سے سلیمان صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہم نے اہلحدیث کو جماعت حقہ تسلیم کیا ہے (جماعت اہلحدیث کا ثبوت مصنفہ سلیمان صاحب)

جواب اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ہم پہلے قبر پرست تھے، قبروں کا طواف کرتے تھے اور اس کو حق سمجھتے تھے۔ اب اگر قبر پرست حضرات ہماری پرانی تحریر یا تقریر سے قبر پرست فرقہ کی حقانیت ثابت کریں تو کیا ہم اس فرقہ کی حقانیت کو اب بھی تسلیم کرلیں؟ اگر نہیں تو فرق کی کیا وجہ ہے؟

قارئین کرام تو اس اصول سے بخوبی واقف ہوں گے کہ جب کوئی شخص کسی چیز سے تائب ہو جاتا ہے تو اس چیز کی موافقت میں اس شخص کی تمام تحریریں اور تقریریں کالعدم ہو جاتی ہیں۔ کاش سلیمان صاحب بھی اس اصول کو تسلیم کرلیتے۔ جب ہم اہلحدیث فرقہ سے تائب ہوگئے اور اُسے ناحق سمجھنے لگے تو اب ہماری پرانی تقریریں اور تحریریں جو فرقہ اہلحدیث کی حمایت و برتری کے سلسلہ میں تھیں کالعدم ہوں گی۔

نمونہ کے طور پر ہم نے سلیمان صاحب کے چند اعتراضات کا جواب

دے دیا ہے۔ نتیجہ اخذ کرنے کے لئے یہی کافی ہے۔

سلیمان صاحب غالباً یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت المسلمین پر چند غلط اعتراض کر کے وہ جماعت المسلمین کو ناحق پر اور جماعت اہلحدیث کو حق پر ثابت کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن آخر کب تک؟ وہ جماعت المسلمین کو کچھ عرصہ کے لئے بدنام تو کر دیں گے لیکن وہ جماعت اہلحدیث کو فرقہ واریت کی چھاپ سے نہیں بچا سکتے۔ قرآن مجید اور حدیث نبوی کا نام تو زبان پر ہے لیکن قرآن مجید اور حدیث نبوی سے وہ آج تک اپنے نام کا ثبوت پیش نہیں کر سکے اور نہ متعدد مسائل کا جو اس فرقہ کی کتابوں میں درج ہیں قرآن مجید اور حدیث نبوی سے ثبوت دے سکے اور ان شاء اللہ العزیز آئندہ بھی نہ دے سکیں گے فللہ الحمد۔

انتباہ

۱۔ جماعت المسلمین کا ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۲۔ کراچی میں جماعت المسلمین کا مرکز ہے۔ کراچی کے کسی علاقہ یا محلہ میں جماعت المسلمین کی کوئی شاخ نہیں ہے۔

مسعود احمد

امیر جماعت المسلمین